# Unit 4: Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

# باب 4: حضرت اسماء (رضی اللہ عنہا)

# Translation

1. The Rasoolullah (ṣallā llāhu ʕalayhi wa-ʔālihī wa-sallama) and his close companion, Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ), migrated from Makkah Mukarramah to Madinah Munawwarah in the year 622 A.D. When the chiefs of various tribes of Makkah Mukarramah came to know about the migration of the Rasoolullah (ṣallā llāhu ʕalayhi wa-ʔālihī wa-sallama) and his close companion, Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) they got furious. The chiefs were determined more than ever to find them out. They offered huge rewards and bounties for their capture, dead or alive (نعوذ باللہ).

1. رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے قریبی ساتھی حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے 622ء میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ جب مکہ مکرمہ کے مختلف قبیلوں کے سرداروں کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ہجرت کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ بہت غضبناک ہو گئے۔ سرداروں نے انہیں ڈھونڈ نکالنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ انہوں نے زندہ یا مردہ (نعوذ باللہ) پکڑنے کے لیے بڑے انعامات اور ان گنت رقموں کا اعلان کیا۔

2. The preparation for this journey was made at Hazrat Abu Bakr Siddique's (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) house. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) rendered useful services in this regard. She prepared food for this journey. She tied the food on the camel's back with her own belt as nothing else could be found. For this service, she was given the title of Zaat-un-Nitaqain by the Rasoolullah (ṣallā llāhu ʕalayhi wa-ʔālihī wa-sallama).

2. اس سفر کی تیاری حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر میں کی گئی۔ حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اس سلسلے میں قیمتی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے اس سفر کے لیے کھانا تیار کیا۔ چونکہ کوئی اور چیز دستیاب نہ تھی، اس لیے انہوں نے کھانے کو اپنی کمر کے پٹکے سے اونٹ کی پیٹھ پر باندھ دیا۔ اس خدمت پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں ذات النطاقین کا لقب عطا فرمایا۔

3. During the perilous journey, it was very difficult for anyone to supply food to Hazrat Muhammad (ṣallā llāhu ʕalayhi wa-ʔālihī wa-sallama). The situation was so delicate that even the slightest mistake could have endangered the life of the Rasoolullah (ṣallā llāhu ʕalayhi wa-ʔālihī wa-sallama). This grand task was nicely undertaken by Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) the daughter of Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ). Every night, with the pack of food, she ventured quietly towards the rugged mountains where the cave of Thawr (غارِ ثور) was located. She took care of the minute details in

accomplishing the task. How difficult it must have been for her to traverse the rocky path at night, with the constant fear of being detected and caught!

3.اس خطرناک سفر کے دوران حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کھانا پہنچانا بہت مشکل کام تھا۔ صورتِ حال اتنی نازک تھی کہ ذرا سی بھی غلطی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان کے لیے خطرہ بن سکتی تھی۔ یہ عظیم خدمت حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صاحبزادی حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے نہایت خوبی سے انجام دی۔ ہر رات وہ خاموشی سے کھانے کا تھیلا لے کر ان پتھریلے پہاڑوں کی طرف جاتی تھیں جہاں غارِ ثور واقع تھا۔ وہ اس کام کو انجام دینے میں چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ اندازہ کریں، کتنی مشکل بات تھی کہ وہ اندھیری رات میں پتھریلا راستہ طے کرتیں، اور ہر وقت یہ خطرہ رہتا کہ کہیں پکڑی نہ جائیں!

www.thesmartstudy.info

4. On the night of the migration, a tribal chief of the disbelievers, Abu Jehl, in a fit of fury, headed towards Hazrat Abu Bakr Siddique's (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) home. He began to knock at the door violently. Addressing Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا), he demanded, "Where is your father?" She politely replied, "How would I know?" This response shows the wisdom and courage of Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا). She didn't make any statement that would give him even a minor clue. She simply posed a counter question that infuriated Abu Jehl. He slapped Hazrat Asma's (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) face so hard that her ear-ring fell off but she remained steadfast and did not reveal the secret.

4.ہجرت کی رات، کفار کے ایک قبیلے کے سردار ابو جہل نے غصے میں آکر حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر کا رُخ کیا۔ اس نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے مخاطب ہو کر اس نے پوچھا: "تمہارے والد کہاں ہیں؟" انہوں نے نرمی سے جواب دیا: "مجھے کیا معلوم؟" حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے اس جواب سے ان کی دانائی اور دلیری ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے ایسی کوئی بات نہ کہی جس سے دشمن کو ذرا سا بھی پتہ چل سکے۔ انہوں نے بس ایک سوالیہ انداز اختیار کیا جو ابو جہل کو اور زیادہ غصے میں لے آیا۔ اس نے حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے چہرے پر زور سے تھپڑ مارا جس سے ان کی بالی گر گئی، لیکن وہ ثابت قدم رہیں اور راز ظاہر نہ کیا۔

5. Her grandfather, Hazrat Abu Quhafaa (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) was a disbeliever at that time. He was very old and blind. He said to her, "Asma, I think Abu Bakr has taken all the wealth, leaving you and children empty-handed and helpless." At this, she instantly ran to a corner of the home. She gathered some pebbles and put them at the place where her father used to keep his money and jewels. She covered it with a piece of cloth and said, "Come grandfather, look! he has left all this for us." He touched the cloth and thought it was full of gold and jewels. His concern was alleviated and he felt relieved to know that Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) had left all his wealth at home.

5.ان کے دادا، حضرت ابو قحافہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے۔ وہ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ انہوں نے حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا: "اسماء، میرا خیال ہے کہ ابو بکر سارا مال ساتھ لے گئے ہیں اور تم لوگوں کو خالی ہاتھ اور بے سہارا چھوڑ گئے ہیں۔" اس پر حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فوراً گھر کے ایک کونے میں گئیں، کچھ کنکر جمع

www.thesmartstudy.info

کیے اور اُن جگہ رکھ دیے جہاں اُن کے والد زیور اور مال رکھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور کہا: "دادا جان، آیئے! دیکھیں، وہ سب کچھ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں۔" انہوں نے کپڑے کو چھوا اور سمجھے کہ یہ سونا اور زیورات ہیں۔ ان کی پریشانی ختم ہو گئی اور وہ مطمئن ہو گئے کہ حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سارا مال گھر ہی چھوڑا ہے۔

6. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) was amongst the early few ones who had accepted Islam. She was the daughter of Hazrat Abu Bakr Siddique (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) and the stepsister of Hazrat Ayesha Siddiqa (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) She was Hazrat Zubair bin al-Awwam's (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) wife and the mother of Hazrat Abdullah bin Zubair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) She died at the old age of about a hundred years. Hazrat Abdullah bin Zubair (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) used to say that he had not seen anybody more generous and open hearted than his aunt Hazrat Ayesha (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) and his mother. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) was so generous that she sold her inherited garden and gave away all the money to the poor and the needy. Nobody ever returned empty-handed from her doorstep.

6. حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ابتدائی لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیٹی اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی سوتیلی بہن تھیں۔ وہ حضرت زبیر بن عوام (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زوجہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی والدہ تھیں۔ حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی خالہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور اپنی والدہ سے زیادہ فیاض اور کھلے دل والا کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اتنی سخی تھیں کہ انہوں نے اپنی وراثت میں ملی ہوئی باغ بیچ کر سارا مال غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا۔ ان کے دروازے سے کبھی کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں گیا۔

7. Hazrat Asma (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) will always be remembered for her courage, generosity and wisdom. She had resolute faith in Allah (سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ). Her life would always be a beacon of light for all of us.

7. حضرت اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ہمیشہ ان کی بہادری، سخاوت اور دانائی کی وجہ سے یاد رکھا جائے گا۔ ان کا اللہ (سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ) پر پختہ ایمان تھا۔ ان کی زندگی ہم سب کے لیے ہمیشہ روشنی کا مینار بنی رہے گی۔